وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ

اور جب تم آدمیوں میں منصف بنو تو انصاف سے فیصلہ کرو

حقوق اسلام

مرتبہ

جناب حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی

باہتمام

ی محمد مجید حسن صاحب پرنٹر و پبلشر مالک اخبار مدینہ و مدینہ بک ایجنسی بجنور

مدینہ پریس بجنور میں چھپا اور شائع ہوا

اول ۱۰۰۰ جلد　　اکتوبر سنہ ۱۹۲۷　　قیمت ۱ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا فِیْ کِتَابِہٖ بِقَوْلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ اَیْقَظَنَا بِقَوْلِہٖ مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلِمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ مَالِہٖ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْھَمٌ اَیْ یَوْمَ الْفَصْلِ ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ وَصَلُوْا مَا اَمَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالْوَصْلِ ۔ وَعَلٰی اَئِمَّتِہِ الَّذِیْنَ نَمَوْا کُلَّ فَرْعٍ اِلَی الْاَصْلِ

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ نقلاً و عقلاً یہ امر ثابت ہے ہم لوگوں سے کچھ حقوق کا مطالبہ کیا گیا ہے جسمیں بعض حقوق اللہ تعالیٰ کے ہیں اور بعض بندوں کے اور بندوں کے حقوق میں سے بعض دینی ہیں اور بعض دنیوی - پھر دنیوی میں بعضے حقوق تو اقارب کے ہیں اور بعض اجانب کے اور بعض حقوق خاص لوگوں کے ہیں اور بعض عام مسلمانوں کے بعض اپنے سے بڑونکے ہیں بعض چھوٹونکے بعض مساوی درجہ والوں کے وعلیٰ ہذا القیاس اور بوجہ بے علمی کے اکثر لوگوں کو بعضے حقوق کی اطلاع بھی نہیں اور بعض کو بوجہ بدعملی کے ان کے ادا و ایفا کا اہتمام نہیں اس لیے دل چاہا کہ ایک مختصر تحریر اس باب میں جمع ہو جاوے تو امید فائدہ کی ہے چونکہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کا رسالہ حقیقۃ الاسلام جسکا حوالہ احقر نے فروع الایمان میں دیا ہے اس مضمون میں کافی وافی

تھا اس لئے اُسکا خلاصہ کر دینا کافی سمجھا گیا البتہ بعض مضامین کہیں کہیں بضرورت بڑہائے گئے ہیں اب اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اسکا نام "حقوق الاسلام" رکھتا ہوں اور اس میں چند فصلیں ہیں اور ہر ایک فصل میں ایک ایک حق کا بیان ہے۔

فصل اول سب سے اول بندہ کے ذمے اللہ جل شانہٗ کا حق ہے جسنے طرح طرح کی نعمتیں ایجاد و ابقار کی عنایت فرمائیں اور گمراہی سے نکالکر ہدایت کی طرف لائے ہدایت پر عمل کرنیکے صلہ میں طرح طرح کی نعمتوں کی امید دلائی اللہ تعالیٰ کے حقوق بندوں کے ذمہ یہ ہیں (۱) ذات وصفات کے متعلق موافق قران وحدیث کے اپنا اعتقاد رکھے (۲) عقاید و اعمال ومعاملات واخلاق میں جو ان کی مرضی کے موافق ہو اختیار کرے اور جو انکے نزدیک ناپسندیدہ ہو اسکو ترک کرے (۳) اللہ تعالیٰ کی رضا ومحبت کو سب کی رضا ومحبت پر مقدم رکھے (۴) جس سے محبت یا بغض رکھے یا کسی کے ساتھ احسان یا دریغ کرے سب اللہ کے واسطے کرے۔

حقوق اللہ تعالیٰ

فصل دوم چونکہ ذات وصفات ومرضیات ونامرضیات الٰہی کی شناخت ہم لوگوں کو بتوسط حضرات انبیار علیہم السّلام کے ہوئی اور انکے پاس ملائکہ وحی لائے اسیطرح بہت سے دنیوی منافع ومضار بذریعہ انبیا علیہم السلام دریافت ہوئے ہیں اور بہت سے ملائکہ ہمارے فائدونکے کاموں پر متعین ہیں اور باذن الٰہی ان کاموں کو انجام دے رہے ہیں اس لئے حضرات انبیار علیہم السّلام وحضرات ملائکہ علیہم السلام ... کا حق اللہ تعالیٰ کے حق میں داخل ہوگیا بالخصوص حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احسان سب سے زیادہ ہم پر ہے الٰہی آپکا حق بھی سب سے زیادہ ہے وہ چند

حقوق انبیا علیہم السلام

حقوق ہیں

(۱) آپ کی رسالت کا اعتقاد رکھے (۲) تمام احکام میں آپ کی اطاعت کرے (۳) اور محبت و شفقت کو دل میں جگہ دے (۴) اور آپ پر صلوٰۃ و سلام پڑھا کرے۔ حضرات ملائکہ علیہم السلام کے یہ حقوق ہیں (۱) ان کے وجود کا اعتقاد رکھے (۲) انکو گناہوں سے پاک سمجھے (۳) جب انکا نام آوے علیہ السلام کہے (۴) مسجد میں بدبو دار چیز کھا کر جانے سے یا مسجد میں ریح صادر کرنے سے ملائکہ کو ایذا ہوتی ہے اس سے احتیاط کرے اور بھی جن امور سے ملائکہ کو تکلیف و تنفر ہو ان سے احتراز لازم سمجھے مثلاً تصویر رکھنا یا بلا ضرورت شرعی کتا پالنا یا جھوٹ بولنا جنابت میں براہ سستی پڑا رہنا کہ نماز بھی برباد ہو جاوے۔ یا بلا ضرورت شرعی برہنہ ہونا گو خلوت میں ہو

حقوق ملائکہ

فصل سوم حضرات صحابہ و حضرات اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو چونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دینی اور دنیوی دونوں طرح کا تعلق ہے اس لئے آپ کے حق میں ان حضرات کے حقوق بھی داخل ہو گئے وہ یہ ہیں (۱) ان حضرات کی اطاعت کرے (۲) ان حضرات سے محبت رکھے (۳) ان کے عادل ہونیکا اعتقاد رکھے (۴) ان کے محبین سے محبت اور مبغضین سے بغض رکھے

حقوق صحابہ و اہل بیت

فصل چہارم علمائے ظاہر و باطن چونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور مسند نشین ہیں اسلئے ان حضرات کے حقوق بھی آنحضور کے حق میں داخل ہیں وہ یہ ہیں (۱) فقہائے مجتہدین و علمائے محدثین و اساتذہ و مشائخ طریقت و مصنفین دینیات کے لئے دعائے خیر کرتا رہے (۲) حسب قاعدۂ شرعی انکا اتباع کرے (۳) جو ان میں زندہ ہوں ان سے تعظیم و محبت سے پیش آئے انسے بغض و مخالفت نہ کرے (۴) جب

حقوق علماء و مشائخ

وسعت وضرورت ان حضرات کی مالی خدمت بھی کرتا رہے

حقوق والدین در حیات

فصل پنجم یہ حضرات مذکورین تو دینی نعمتوں میں واسطہ تھے اسلئے ان کا حق لازم تھا بعضے لوگ دنیوی نعمتوں کے ذرائع ہیں انکا حق بھی شرعاً ثابت ہے مثلاً ماں باپ کہ ایجاد اور پرورش انکے توسط سے ہوتی ہے انکے حقوق یہ ہیں (۱) انکو ایذا نہ پہونچاوے اگرچہ انکی طرف سے کچھ زیادتی ہو (۲) قولاً فعلاً ان کی تعظیم کرے (۳) مشروع امور میں ان کی اطاعت کرے (۴) اگر انکو حاجت ہو مال سے انکی خدمت کرے اگرچہ وہ دونوں کافر ہوں۔

حقوق والدین بعد وفات

فصل ششم ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کے یہ حقوق ہیں (۱) انکے لئے دعائے مغفرت اور رحمت کرتا رہے نوافل وصدقات مالیہ کا ثواب انکو پہونچاتا رہے (۲) انکے ملنے والوں کے ساتھ رعایت مالی وخدمت بدنی وحسن اخلاق سے پیش آوے (۳) انکے ذمہ جو قرضہ ہو اسکو ادا کر دے (۴) گاہ گاہ انکی قبر کی زیارت کیا کرے۔

حقوق اجداد وغیرہ

فصل ہفتم دادا دادی نانا نانی کا حکم شرعاً مثل ماں باپ کے ہے پس انکے حقوق بھی مثل ماں باپ کے سمجھنا چاہیئے اسیطرح خالہ اور ماموں مثل ماں کے اور چچا اور پھوپی مثل باپ کے ہیں۔ حدیث میں اسطرف اشارہ آیا ہے

حقوق اولاد

فصل ہشتم جسطرح ماں باپ کے حقوق اولاد پر ہیں اسی طرح ماں باپ پر بھی اولاد کے حقوق ہیں وہ یہ ہیں (۱) نیکبخت عورت سے نکاح کرنا تاکہ اولاد اچھی پیدا ہو (۲) بچپن میں محبت کے ساتھ پرورش کرنا کہ اولاد کو پیار کرنیکی بھی فضیلت آئی ہے بالخصوص لڑکیوں سے دل تنگ نہ ہونا انکی پرورش کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے اگر انا کا دودھ پلانا پڑے تو خلیق ودیندار انا تلاش کرنا کہ دودھ کا اثر بچے کے اخلاق میں آتا ہے (۳) انکو علم دین و ادب سکھانا (۴) جب نکاح کے قابل ہوں انکا نکاح کر دینا اگر لڑکی کا شوہر مرجائے تو

سلہ ھل لک من خالۃ سلہ لو اعطیتھا اخوالک سلہ عم الرجل صنو ابیہ

نکاح ثانی ہونے تک اسکو اپنے گھر آرام سے رکھنا اسکے مصارف ضروریہ کو برداشت کرنا۔

حقوق مرضعہ

فصل نہم[۹] انا بھی بوجہ دودھ پلانے کے مثل ماں کے ہے اسکے حقوق بھی وارد ہیں وہ یہ ہیں (۱) اسکے ساتھ ادب اور حرمت سے پیش آنا (۲) اگر اسکو مالی حاجت ہو اور خود کو وسعت ہو اس سے دریغ نہ کرنا (۳) اگر میسر ہو تو ایک غلام یا لونڈی خرید کر اسکو خدمت کے لیئے دیدینا (۴) اسکا شوہر چونکہ اسکا مخدوم ہے اور یہ اسکی مخدومہ ہے تو اسکے شوہر کو مخدوم المخدوم سمجھکر اسکے ساتھ بھی احسان کرنا

حقوق زوجۂ الاب

فصل دہم[۱۰] سوتیلی ماں چونکہ باپ کی قرین ہے اور باپ کے دوست کے ساتھ احسان کرنیکا حکم آیا ہے اس لیئے سوتیلی ماں کے بھی کچھ حقوق ہیں فصل ششم کے نمبر ۲ میں جو مذکور ہوا ہے[۱] کافی ہے۔

حقوق برادر و خواہر

فصل یازدہم[۱۱] حدیث میں ہے کہ بڑا بھائی مثل باپ کے ہے اس سے لازم آیا کہ چھوٹا بھائی مثل اولاد کے ہے پس ان میں باہمی ویسے ہی حقوق ہونگے جیسے مابین والدین و اولاد کے ہیں اسی پر بڑی بہن اور چھوٹی بہن کو قیاس کرلینا چاہیئے۔

حقوق اہل قرابت

فصل دوازدہم[۱۲] اسی طرح باقی قرابت داروں کے حقوق آئے ہیں جنکا خلاصہ یہ ہے (۱) اپنے محارم اگر محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی قدرت نہ رکھتے ہوں تو بقدر کفایت انکے نان و نفقہ کی خبرگیری مثل اولاد کے واجب ہے اور محارم کا نان و نفقہ اسطرح تو واجب نہیں لیکن کچھ خدمت کرنا ضروری ہے (۲) گاہ گاہ ان سے ملتا رہے (۳) ان سے قطع قرابت نہ کرے بلکہ اگر کسیقدر اُنسے ایذا بھی پہونچے

---

[۱] یعنی ان کے ملنے والوں کیساتھ رعایت مالی و خدمت بدنی و حسن اخلاق سے پیش آوے ۱۲م

حقوق اولاد و اقارب استاد و پیر

توصبر افضل ہے (۴) اگر کوئی قریب محرم اسکی ملک میں آجاوے تو وہ فوراً آزاد ہوجاتا ہے

فصل سیزدہم استاد اور پیر چونکہ باعتبار تربیت باطنی کے مثل باپ کے ہیں اسلئے انکی اولاد یا اقارب سے ایسا ہی معاملہ کرنا چاہیے جسطرح اپنے باپ کی اولاد یا اقارب کے ساتھ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى[1] کی بھی ایک تفسیر ہے اس مقام سے حضرات سادات کرام کا اکرام واحترام بھی معلوم کرنا چاہیئے اور چونکہ شاگرد و مرید مثل اولاد کے ہے تو اپنے استاد کا شاگرد یا اپنے پیر کا مرید بمنزلہ اولاد اپنے باپ کے ہوا پس اُسکے حقوق مثل حقوق بھائی کے سمجھے قرآن مجید میں صاحب بالجنب جو آیا ہے اس میں یہ بھی داخل ہے

حقوق شاگرد و مرید

فصل چہاردہم شاگرد و مرید چونکہ بمنزلہ اولاد کے ہے شفقت و دلسوزی میں انکا حق مثل حق اولاد کے ہے

حقوق زوجین

فصل پانزدہم حقوق زوجین شوہر کے ذمہ یہ حقوق ہیں (۱) اپنی وسعت کے موافق اسکے نان ونفقہ میں دریغ نہ کرے (۲) اسکو مسائل دینیہ سکھلاتا رہے اور عمل نیک کی تاکید کرتا رہے (۳) اسکے محارم اقارب سے گاہ گاہ اسکو ملنے دے (۴) اسکی کم فہمیوں پر اکثر صبر وسکوت کرے اگر احیاناً ضرورت تادیب کی ہو تو توسط کا لحاظ رکھے اور زوجہ کے ذمے یہ حقوق ہیں (۱) اسکی اطاعت وادب وخدمت ودلجوئی ورضاجوئی پورے طور سے بجالاوے البتہ غیر مشروع امر میں عذر کردے (۲) اسکی گنجایش سے زیادہ اُسپر فرمایش نکرے (۳) اسکا مال بلا اجازت خرچ نکرے (۴) اسکے اقارب سے سختی نہ کرے جس سے شوہر کو رنج پہنچے

[1] میں تم سے تبلیغ احکام پر اور کوئی بدلہ نہیں چاہتا بجز اسکے کہ قرابت کا حق دوستی ادا کیا جاوے ۱۲

بالخصوص شوہر کے ماں باپ کو اپنا مخدوم المخدوم سمجھکر ادب و تعظیم سے پیش آوے

حقوق حاکم و محکوم

فصل شانزدہم ۔ حاکم و محکوم کے حقوق میں حاکم میں بادشاہ اور نائب بادشاہ اور آقا وغیرہ اور محکوم میں رعیت اور نوکر وغیرہ سب داخل ہیں اور جہاں مالک و مملوک ہوں وہ بھی داخل ہوجائیں گے حاکم کے ذمہ یہ حقوق ہیں (۱) محکوم پر دشوار احکام جاری نہ کرے (۲) اگر باہم محکومین میں کوئی منازعت ہوجاوے تو عدل کی رعایت کرے کسی جانب میلان نکرے (۳) ہر طرح انکی حفاظت و آرام رسانی کی فکر میں رہے داد خواہوں کو اپنے پاس پونہچنے کیلئے آسان طریقہ مقرر کرے (۴) اگر انکی شان میں انسے کوئی کوتاہی یا خطا ہوجاوے کثرت سے معاف کردیا کرے اور محکوم کے ذمے یہ حقوق ہیں (۱) حاکم کی خیر خواہی و اطاعت کرے البتہ خلاف شرع امر میں اطاعت نہیں (۲) اگر حاکم سے کوئی امر خلاف طبع پیش آوے تو صبر کرے شکایت و بد دعا نکرے البتہ اسکی نرم مزاجی کے لئے دعا کرے اور خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اہتمام کرے تاکہ اللہ تعالیٰ حکام کی دل کو نرم کردیں ۔ ایک حدیث میں یہ مضمون آیا ہے (۳) اگر حاکم سے آرام پہنچے اُسکے احسان کی شکر گذاری کرے (۴) براہ نفسانیت اس سے سرکشی نکرے اور جہاں غلام پائے جاتے ہوں غلاموں کا نان و نفقہ بھی واجب ہے اور غلام کو اسکی خدمت چھوڑکر بھاگنا حرام ہے باقی محکومین آزاد ہیں دائرہ حکومت میں رہنے تک حقوق ہونگے اور خارج ہونیکے ہر وقت مختار ہیں ۔

حقوق اصہار

فصل ہفتدہم قرآن مجید میں حق تعالیٰ نے نسب کے ساتھ علاقہ مصاہرت کو بھی ذکر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ساس اور سسر اور سالے اور بہنوئی اور داماد اور بہو اور ربیب یعنی بیوی کی پہلی اولاد کا بھی کسیقدر حق ہوتا ہے اس لئے ان تعلقات میں بھی رعایت

احسان واخلاق کی کسیقدر خصوصیت کے ساتھ رکھنا چاہیے۔

فصل ششم علاوہ اہل قرابت کے اجنبی عام مسلمانوں کے بھی حقوق ہیں اصبہانی نے ترغیب وترہیب میں بروایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حقوق نقل کئے ہیں (۱) بھائی مسلمان کی لغزش کو معاف کرے (۲) اسکے رونے پر رحم کرے (۳) اسکے عیب کو ڈھانکے (۴) اسکے عذر کو قبول کرے (۵) اسکی تکلیف کو دور کرے (۶) ہمیشہ اسکی خیر خواہی کرتا رہے (۷) اسکی محبت کی حفاظت کرے (۸) اسکے ذمہ کی رعایت کرے (۹) بیمار ہو تو عیادت کرے (۱۰) مرجاوے تو جنازہ پر حاضر ہو (۱۱) اسکی دعوت قبول کرے (۱۲) اسکا ہدیہ قبول کرے (۱۳) اس کے احسان کی مکافات کرے (۱۴) اسکی نعمت کا شکریہ ادا کرے (۱۵) موقع پر اسکی نصرت کرے (۱۶) اسکے اہل وعیال کی حفاظت کرے (۱۷) اسکی حاجت روائی کرے (۱۸) اس کی درخواست کو سنے (۱۹) اسکی سفارش قبول کرے (۲۰) اسکی مراد سے نا امید نہ کرے (۲۱) وہ چھینک کر الحمد للہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہے۔

(۲۲) اسکی گم شدہ چیز کو اسکے پاس پہونچاوے (۲۳) اسکے سلام کا جواب دے (۲۴) نرمی اور خوش خلقی کے ساتھ اس سے گفتگو کرے (۲۵) اسکے ساتھ احسان کرے (۲۶) اگر وہ اسکے بھروسہ قسم کھا بیٹھے تو اوسکو پورا کردے (۲۷) اسپر کوئی ظلم کرتا ہو تو اسکی مدد کرے اگر وہ کسی پر ظلم کرتا ہو تو روک دے (۲۸) اسکے ساتھ محبت کرے دشمنی نہ کرے (۲۹) اسکو رسوا نہ کرے (۳۰) جو بات اپنے لئے پسند کرے اسکے لئے بھی پسند کرے اور دوسری احادیث میں یہ حقوق زیادہ ہیں (۳۱) ملاقات کے وقت اسکو سلام کرے اور مصافحہ بھی کرے تو اور بہتر ہے (۳۲) اگر باہم اتفاقاً کچھ رنجش

ہوجاوے تین روز سے زیادہ ترک کلام نہ کرے (۳۳) اسپر بدگمانی نہ کرے (۳۴) اسپر حسد و بغض نہ کرے (۳۵) امر بالمعروف و نہی عن المنکر بقدر امکان کرے (۳۶) چھوٹوں پر رحم بڑوں کی توقیر کرے (۳۷) دو مسلمانوں میں اگر نزاع ہو جاوے تو ان میں باہم صلح کرادے (۳۸) اسکی غیبت نکرے (۳۹) اسکو کسی طرح کا ضرر نہ پونہچاوے نہ مال میں نہ آبرو میں (۴۰) اگر سواری پر سوار نہ ہوسکے یا اسپر اسباب نہ لاد سکے تو اسکو سہارا لگاوے (۴۱) اسکو اٹھا کر اسکی جگہ نہ بیٹھے (۴۲) تیسرے کو تنہا چھوڑ کر دو آدمی باتیں نہ کریں اور یاد رکھنا چاہیئے کہ جن لوگوں کے حقوق اوپر مذکور ہو چکے ہیں وہ حقوق خاص ہیں اور ان حقوق عام میں وہ بھی شریک ہیں۔

فصل نوزدہم [۱۹] اور جنہیں علاوہ اسکے اور بھی کوئی صفت ہو اسکے حقوق اور زاید ہوجاتے ہیں مثلاً ہمسایہ کہ اسکے حقوق یہ ہیں (۱) اسکے ساتھ احسان اور مراعات سے پیش آوے (۲) اسکے اہل و عیال کی حفظ آبرو کرے (۳) وقتاً فوقتاً اسکے گھر ہدیہ وغیرہ بھیجتا رہے بالخصوص جب وہ فاقہ زدہ ہو تو ضرور تھوڑا بہت کھانا اسکو دے (۴) اسکو تکلیف نہ دے خفیف خفیف امور میں اس سے نہ الجھے اسکی رفع تکلیف کیواسطے شریعت نے اسکے لئے حق شفعہ ثابت کیا ہے علماء نے کہا ہے کہ جیسے حضر میں ہمسایہ ہوتا ہے اسیطرح سفر میں یعنی رفیق سفر جو گھر سے ساتھ ہوا ہو یا راہ میں اتفاقاً اس کی معیت ہوگئی ہو حدیث میں ایک کو جار مقام دوسرے کو جار بادیہ فرمایا ہے۔ اس کا حق بھی مثل ہمسایہ حضر کے ہے اسکے حقوق کا خلاصہ یہ ہے کہ اسکی راحت کو اپنی راحت پر مقدم رکھے بعض لوگ سفر ریل میں مسافروں کے

ساتھ بہت کشمکش کرتی ہیں بہت بُری بات ہے

حقوق حاجتمندان

فصل بستم[۲۰] اسی طرح جو دوسروں کا دست نگر ہو جیسے یتیم و بیوہ یا عاجز و ضعیف یا مسکین و محتاج و بیمار و معذور یا مسافر یا سائل ان لوگوں کے یہ حقوق زاید ہیں (۱) ان لوگوں کی مالی خدمت کرنا (۲) ان لوگوں کا کام اپنے ہاتھ پانوں سے کر دینا (۳) ان لوگونکی دل جوئی و تسلی کرنا (۴) ان کی حاجت و سوال کو ردنہ کرنا

حقوق مہمان

فصل بست و یکم[۲۱] اسی طرح مہمان کہ اسکے یہ حقوق ہیں (۱) آمد کیوقت بشاشت ظاہر کرنا جانے کے وقت کم از کم دروازہ تک مشایعت کرنا (۲) اسکے معمولات و ضروریات کا انتظام کرنا کہ جس سے اسکو راحت پونہچے (۳) تواضع و تکریم و مدارات کیساتھ اس سے پیش آنا بلکہ اپنے ہاتھ سے اسکی خدمت کرنا (۴) کم از کم ایک روز اُسکے لئے کھانے میں کسیقدر متوسط درجہ کا تکلف کرنا مگر اتنا ہی کہ جسمیں نہ اپنے کو تردد ہو نہ اُسکو حجاب ہو اور کم از کم تین روز تک اسکی مہمانداری کرنا اتنا تو اسکا ضروری حق ہے اُسکے بعد جسقدر وہ ٹھہرے میزبان کی طرف سے احسان ہے مگر خود مہمان کو مناسب ہے کہ اسکو تنگ نکرے نہ زیادہ ٹھیر کر نہ بیجا فرمایش کر کے نہ اسکی تجویز طعام و نشست و خدمت وغیرہ میں دخل دیکر۔

حقوق دوست

فصل بست و دوم[۲۲] اسی طرح جس سے خصوصیت کیساتھ دوستی ہو قران مجید میں اسکو اقارب و محارم کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اُسکے یہ آداب و حقوق ہیں (۱) جس سے دوستی کرنا ہو اول اسکے عقائد و اعمال و معاملات و اخلاق خوب دیکھ بھال لے اگر سب امور میں اسکو مستقیم و صالح پائے اس سے دوستی کرے ورنہ دور رہے صحبت بد سے بچنے کی بہت تاکید آئی ہے اور مشاہدے سے بھی اسکا ضرر محسوس ہوتا ہے جب

ایسا کوئی ہمجنس وہم مشرب میسر ہو اُس سے دوستی کا مضائقہ نہیں بلکہ دنیا میں سب سے بڑھکر راحت کی چیز دوستی ہے (۲) اپنی جان و مال سے کبھی اسکے ساتھ دریغ نکرے (۳) کوئی امر خلاف مزاج اس سے پیش آجاوے تو اس سے چشم پوشی کرے اگر اتفاقاً کچھ شکر رنجی ہوجاوے تو فوراً صفائی کرلے اسکو طول نہ دے دوستوں کی شکایت حکایت بھی لطف سے خالی نہیں مگر اُسکو لیکر نہ بیٹھ جاوے (۴) اُسکی خیر خواہی میں کسیطرح کوتاہی نکرے نیک مشورہ سے کبھی دریغ نکرے اُسکے مشورہ کو نیک نیتی سے سُننے اور اگر قابل عمل ہو قبول کرے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ہندوستان میں جسطرح متبنّٰی بنانیکی رسم ہے کہ اسکو بالکل تمام احکام میں مثل اولاد کے سمجھتے ہیں شریعت میں اسکی کوئی اصل نہیں اثر تبنیت کا دوستی کے اثر سے زائد نہیں چونکہ اس کے ساتھ قصداً خصوصیت پیدا کی ہے اس لئے دوستی کے ضابطہ میں اسکو داخل کرسکتے ہیں باقی میراث وغیرہ اسکو کچھ نہیں مل سکتی کیونکہ میراث اضطراری امر ہے اختیاری نہیں کہ جسکو چاہا میراث دلوادی جس کو چاہا محروم کردیا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں جو رسم عاق کرنیکی ہے یعنی کسی اولاد کی نسبت کہہ مرتے ہیں کہ اس کو میری میراث نہ دیجاوے شرعاً محض باطل ہے جیسا اوپر معلوم ہوا کہ میراث اضطراری امر ہے اختیاری نہیں

حقوق متبنّٰی

عاق

فصل بست و سوم جس طرح مشارکت قرابت یا اسلام سے بہت سے حقوق ثابت ہوتے ہیں بعضے حقوق محض مشارکت نوعی کیوجہ سے ثابت ہوجاتے ہیں یعنی صرف آدمی ہونیکی وجہ سے ان کی رعایت واجب ہوتی ہے گو مسلمان نہ ہو وہ یہ ہیں (۱) بےگناہ کسی کو جانی یا مالی تکلیف نہ دے (۲) بےوجہ شرعی کسی کے ساتھ بدزبانی نہ کرے (۳) اگر کسیکو مصیبت فاقہ و مرض میں مبتلا دیکھے اسکی مدد کرے کھانا پانی دیدے علاج معالجہ کرے

حقوق عام

(۴) جس صورت میں شریعت نے سزا کی اجازت دی ہے اس میں بھی ظلم وزیادتی نہ کرے اسکو تیسرا حصہ نہیں ۔

حقوق حیوانات

فصل بست وچہارم ۔ اسی طرح مشارکت جنسی سے بھی بعض حقوق ثابت ہوجاتے ہیں یعنی حیوانات کے حق میں بھی انکی رعایت لازم ہے وہ یہ ہیں (۱) جس جانور سے کوئی معتد بہ غرض متعلق نہ ہو اسکو مقید نہ کرے بالخصوص بچوں کو آشیانہ سے نکال لانا اور ان کے ماں باپ کو پریشان کرنا بڑی بیرحمی ہے (۲) جو جانور قابل انتفاع ہیں ان کو بھی محض مشغلے کے طور پر قتل نہ کرے اس میں شکاری لوگ بہت مبتلا ہیں (۳) جو جانور اپنے کام میں ہیں اُن کی خورد ونوش وراحت رسانی وخدمت کا پورے طور سے اہتمام کرے ان کی قوت سے زیادہ ان سے کام نہ لے اُن کو حد سے زیادہ نہ مارے (۴) جن جانوروں کو ذبح کرنا ہو یا بوجہ موذی ہونے کے قتل کرنا ہو تیز اوزار سے جلدی کام تمام کردے اسکو تڑپاوے نہیں بھوکا پیاسا رکھ کر جان نہ لے

نذر وغیرہ کا بیان

فصل بست وپنجم یہ حقوق مذکورہ تو وہ تھے جو ابتداءً اس کے ذمہ لازم ہیں اور بعضے وہ حقوق ہیں جو انسان خود اپنے اختیار سے اپنے ذمہ لیتا ہے ان میں بعض حقوق اللہ تعالیٰ کے ہیں اور وہ تین قسم ہیں ۔

قسم اوّل وہ حق جس کا سبب طاعت ہے وہ نذر ہے سو اگر عبادت مقصودہ کی نذر ہو تو اس کا ایفا فرض وواجب ہے اور اگر عبادت غیر مقصودہ کی ہو تو ایفا مستحب ہے اور اگر مباح کی ہو تو ایفا لغو ہے اور اگر معصیت کی ہو تو ایفا حرام ہے اور غیر اللہ کی نذر ماننا قریب شرک ہے ۔

قسم (۲) دوم جس کا سبب امر مباح ہے جیسا کفارۂ یمین مباح اور قضا رمضان مسافر و مریض کے لئے یہ حقوق واجب الادا ہیں۔

قسم (۳) سوم جس کا سبب معصیت ہے جیسے حدود اور کفارات جو بلا عذر روزہ افطار کرنے سے یا قتل خطا یا ظہار سے واجب ہوئے ہوں یہ حقوق بھی واجب الادا ہیں۔ اور جن حقوق کا سبب اختیاری ہے بعض اُن میں حقوق العباد ہیں وہ بھی مثل تقسیم مذکور تین (۳) قسم ہیں۔

قسم اول (۱) جس کا سبب طاعت ہو وہ وعدہ کا پورا کرنا ہے یہ ضروری ہے اس میں کوتاہی کرنا علامت نفاق کی فرمائی گئی ہے۔

قسم دوم (۲) جس کا سبب امر مباح ہو وہ دَین ہے اور جو مثل دین کے ہو جیسے مبیع کا تسلیم کرنا اور منکوحہ کا اپنے نفس کو سپرد کرنا اور شفیع کو جائداد مطلوبہ دینا قیمت ادا کرنا مہر ادا کرنا مزدور کی مزدوری دینا عاریت اور امانت واپس کرنا یہ سب واجب ہیں۔

قسم (۳) سوم جس کا سبب معصیت ہو جیسے کسی کو قتل کر دینا کسی کا مال چھین لینا یا چرا لینا یا خیانت کرنا یا کسی کی آبرو ریزی کرنا سخت زبانی سے یا غیبت سے ان امور کا تدارک اور معاف کرانا فرض ہے۔

خاتمۃ الکتاب

جو حقوق اسکے ذمہ ہوں اگر وہ حقوق اللہ ہیں سو اگر عبادات سے ہیں تو انکو ادا کرے مثلاً اسکے ذمہ نمازیں یا کچھ روزے یا زکوٰۃ وغیرہ رہگئی ہو انکو حساب کرکے پورا کرے اور درصورت عدم گنجائش وقت یا مال انکے ادا کرنے کا پختہ ارادہ دل میں رکھے جب وسعت ہو اسوقت کوتاہی نہ کرے اور اگر معاصی میں سے ہیں اُنسے توبہ صادق کرے انشاء اللہ تعالی سب معاف ہوجاویگا۔ اور اگر وہ حقوق العباد ہیں جو ادا کرنے کے قابل ہوں ادا کرے یا معاف کرائے مثلاً قرض یا خیانت وغیرہ اور جو صرف معاف کرانیکے قابل ہوں انکو فقط معاف کرالے مثلاً غیبت وغیرہ اور اگر کسی وجہ سے اہل حقوق سے نہ معاف کرا سکتا ہے نہ ادا کرا سکتا ہے تو ان لوگون کے لئے ہمیشہ استغفار کرتا رہے عجب نہیں کہ اللہ تعالی قیامت میں اُن لوگوں کو رضامند کرکے معاف کرادیں مگر جب قدرت ایفا یا استغفار کی ہو اُسوقت اس میں دریغ نکرے اور جو حقوق خود اوروں کے ذمہ رہ گئے ہوں جن سے امید وصول کی ہو بہ نرمی اُنسے وصول کرے اور جن سے امید نہو یا وہ قابل وصول نہوں جیسے غیبت وغیرہ سو اگرچہ قیامت میں انکے عوض حسنات ملنے کی توقع ہے مگر معاف کر دینے میں اور زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے اس لئے بالکل معاف کردینا بہتر ہے بالخصوص جب کوئی شخص معذرت و معافی چاہے۔ والسلام فقط

کتبہ محمد اشرف علی عفی عنہ مختومہ ۲۵ ربیع الآخر سنہ ۱۳۱۹ھ

قرآن مجید مترجم

از شیخ المحدثین امام المفسرین مرشدنا و مقتدانا حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن نور اللہ مرقدہ

خداوند تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ برسوں کی مسلسل محنتوں کے بعد حضرت شیخ الہند کے حامل المتن ترجمہ کی طباعت کا عظیم الشان کام ختم ہوا۔ حضرت شائقین و خادمان حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ جس بیقراری کیساتھ اس ترجمہ کا انتظار کر رہے تھے وہ احاطۂ تحریر سے باہر تھا حضرت شیخ الہند کی مبارک زندگی ہی میں مریدان عقیدتمند اور تلامذہ خاص نے اس ترجمہ کیلئے ہزاروں لاکھوں تمناؤں کو پرورش کیا تھا۔ دیوبند میں تو صرف دس پارے ہوئے تھے لیکن مالٹا کی ناگہانی اسیری و قید و بند فرنگ نے پورے تیس پاروں کا ترجمہ مکمل کرا دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ تمام مروجہ تراجم قرآنی کے مقابلہ میں یہ ترجمہ زیادہ سہل آسان تحت اللفظ اور مستند ہونے کی حیثیت میں تمام علمائے کرام و فضلائے دور حاضرہ نے تسلیم فرما لیا ہے۔ اس نسخہ کی تیاری میں بے دریغ روپیہ صرف کیا گیا ہے۔ ترجمہ کی عظمت و صحت کے لحاظ سے کتابت اور طباعت بھی اعلیٰ اور دیدہ زیب اور زمین حنائی مطبوعہ ہے۔ قرآن شریف کے شروع میں مولانا مرحوم کا مقدمہ قرآن مجید مختصر فہرست مضامین، نیز سورتوں کی فہرست بلحاظ صفحات اور آخر میں تقاریظ و قطعات تاریخ طبع اور رموز اوقاف مختلفہ کی تشریح و رسم الخط اور ضروری ہدایات درج کی گئی ہیں ہر پارہ ۳۲ صفحات پر ختم ہوا ہے جلد عمدہ مضبوط چرمی ہے وزن قرآن مجید مجلد کا ۷۔ پونڈ (۳ سیر) ہے ہندوستان کے اندر محصول ڈاک مجلد کا دو روپیہ اور غیر مجلد کا ۱۲؍ مع فیس رجسٹری و پیکنگ ہے۔ بذریعہ ریل قریب کے مقامات میں محصول بہت کم لگتا ہے ممالک غیر کا محصول [illegible] سے [illegible] تک ہے غیر ملکوں سے ہدیہ کیساتھ محصول ڈاک بھی ضرور آنا چاہئے نمونہ مفت

ہدیہ فی جلد غیر مجلد [illegible] مجلد چرمی منقش نقرئی [illegible] مجلد طلائی [illegible] محصول ہر حالت میں بذمہ خریدار

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ

محمد مجید حسن مالک اخبار مدینہ بجنور (یو۔پی)